

# توبہ و استغفار

نیکی کا نام "معروف" ہے اور بدی کے لیے قرآنی اصطلاح "منکر" ہے۔ نیکی ایک کتبہ ہے جس کی بہت سی نیکیوں سے رشتہ داری ہے۔ ایک نیکی کرنے سے سیکڑوں نیکیوں کا دروازہ کھل جائے گا۔ اسی طرح چھوٹی سے چھوٹی بدی کو بھی تغیر نہیں جاننا چاہیے۔ یہ بڑی برائیوں کا راستہ کھولتی ہے۔ اگر نیکیوں کا اہتمام کر دگے تو بدیاں خود بخود رخصت ہو جائیں گی۔

انسانی اعمال کے دو درجے ہوتے ہیں۔ ایک شعوری احساس یعنی شعور کی سطح پر قبول کر کے کسی عمل کا کرنا، دوسرا یہ کہ ذہول ساطاری ہو گیا اور اس کیفیت میں کسی عمل کا ارتکاب ہو گیا۔ پہلی صورت میں ہر گناہ کے باسے میں باز پرس ہوگی۔ مگر جہاں نسیان ہو، جذبات کا تیز دھارا آیا اور اس میں بہ نکلے، دونوں میں بہت فرق ہے۔ ایک آیت سے یہ فرق سامنے آتا ہے۔

بَلَا مِنْ كَسْبٍ سَیِّئَةٍ وَ اِحَاطَتْ بِهَا حَظِيئَتُهُ فَاُولَٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۱۵ (البقرہ: ۸۱) - (پہلی جس شخص نے ایک گناہ کیا اور پھر اس کی خدانے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا تو وہ آگ والے ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے)۔

ہاں اگر کوئی شخص ارتکاب گناہ کے بعد توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔  
ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْعَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ كَعْبِ ذٰلِكَ وَاَصْحَابُ الْاِيْتَانِ الَّذِيْنَ مِنْ اَبْنَادِهِمْ هَا الْعُقُوْبُ رُوْحِيْمٌ ۝ (نحل ۱۱۹) (یعنی تمہارا رب ایسے لوگوں کے لیے جنہوں نے جو حالت سے بڑائی کی، پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنے اعمال درست کر لیے، بڑی مغفرت والا اور رحم کرنے والا ہے)۔

توبہ کے تین اصول ہیں: (۱) ندامت و پشیمانی کا احساس (۲) گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم (۳) ترک گناہ  
اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ وہ بڑائی کو اس وقت تک نہیں لکھتا جب تک کہ انسان اس کا مرتکب نہ ہو۔ لیکن اگر انسان نیکی کا پختہ ارادہ کر لے تو اسے ایک کامل نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اور اگر وہ ایک بڑائی کا ارتکاب کرے تو صرف ایک بڑائی اس کے اعمال نامے میں درج ہوتی ہے اور اگر نیکی کرے